"جس نے مشورہ طلب کیا، شرمندہ نہ ہوا، اور جس نے استخارہ کر لیا وہ ناکام نہ ہوا!"

گویا استخارہ کرنے سے مقصود یہ ہے کہ انسان کا کوئی عمل رائیگاں نہ ہو اور اس کا نتیجہ بہتر ہو۔ یہی وجہ ہے کہ استخارہ، ارادہ کرنے کے بعد کیا جاتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے استخارہ کی جو دُعا سکھائی ہے اس میں بھی ارادہ کے بعد یہ دُعا کرنے کی ترغیب دی ہے، اگر استخارہ سے مقصود خیر کا علم پہلے سے حاصل کرنا ہوتا تو یہ ارادہ سے پہلے ہونا چاہیے تھا، جبکہ ایسا نہیں ہے۔

سوال نمبر ۴:

جس شخص نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اس نے واقعی مجھے ہی دیکھا" اب جو گفتگو ہوئی ہو گی اس میں شک اور تردد کی گنجائش کیسے ہو سکتی ہے؟

جواب: اس سوال کے جواب میں طرفہ تماشا یہ ہے کہ مجھے ایک اور سوال، جو اس سلسلہ میں موصول ہوا ہے، وہ سوال نہ صرف آپ اپنا جواب ہے بلکہ یہ آپ کے اس سوال نمبر ۴ کا جواب بھی ہے (اس لیے وہ سوال ہی یہاں نقل کیا جا رہا ہے):

سوال: آپ نے فرمایا ہے کہ شیطان نبیؐ کی شکل اختیار نہیں کر سکتا، یہ درست ہے لیکن جسے آں حضورؐ خواب میں نظر آئیں، اس کے پاس کیا کسوٹی ہے کہ وہ کہے کہ واقعی یہ نبیؐ ہی ہیں۔ صحابی تو کہہ سکتا ہے کہ خواب میں آپؐ نظر آئے ہیں تو آپؐ ہی ہیں، اس لیے صحابی کو پہچان ہے، لیکن جس نے پہلے آپؐ کو نہیں دیکھا وہ کیسے پہچانے گا؟ ممکن ہے کہ کسی دوسرے کی شکل میں آ کر شیطان دھوکا دے دے؟ —— جب آواز کی کوئی پہچان نہیں تو شکل و صورت کی پہچان کیا ہوئی؟

(اس سوال کو بغور پڑھیے، آپ کو اپنا مطلوبہ جواب مل جائے گا) —— ویسے بھی اس کا جواب میرے خطاب میں مفصل آ چکا ہے۔

سوال نمبر ۵:

انبیائے کرامؑ جیسے اللہ کے نمائندے ہیں، ایسے فرشتوں کے بارے میں بھی "رسول" کے لفظ وارد ہوئے ہیں —— دونوں کے نمائندہ ہونے میں کیا فرق ہے؟

جواب: فرشتے ذوی العقول ہونے کے باوجود اختیار نہیں رکھتے، قرآن کریم میں ہے:

"يَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ"